سارے مہینے کے اعمال کا محاسبہ:

ماہ رمضان کے آخری دن کے اعمال میں سے ہے کہ انسان اس ماہ کے آغاز سے لے کر اب تک کے اعمال کا جائزہ لے۔ اسے چاہیے کہ اس کے اختتام سے پہلے یوم حساب کے مالک (خدا) کی بارگاہ میں خاک یا جو چیز میسر ہو، اس پر مؤدب ہو کر بیٹھ جائے اور جس طرح ایک کمزور، حقیر نوکر اپنی ہر چھوٹی بڑی بات سے باخبر مالک کو اپنا حساب دیتا ہے اسی طرح اپنے نفس کا احتساب کرے اور یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان خانے میں داخل ہونے اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے اللہ جل جلالہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خاصان خدا کی معرفت اور دیگر اسلامی تعلیمات، دنیا میں اس کی اہم ترین فرائض الٰہی اور آخرت میں جانے کے بارے میں اس کی معلومات کی حالت کیا تھی اور اس کے بعد کیا صورتحال ہے؛ کیا ان کے بارے میں اس کی معرفت، محبت، توجہ، کیف وسرور اور شوق میں اضافہ ہوا ہے یا اس کی کوتاہی، قصور اور بدانتظامی کی وہی حالت ہے جو اس ماہ کے آغاز میں تھی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تدبیر پر اس کے راضی ہونے کا حال ہے؛ کیا وہ اپنے تمام معاملات میں راضی بہ رضائے پروردگار ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر سے جو اس کے لیے اختیار کیا ہے اس پر کبھی راضی ہوتا ہے اور کبھی اس پر ناراض ہوتا ہے۔ اس کا اللہ سبحانہ پر توکل کیسا رہا ہے؟ کیا جس طرح اس سے چاہا گیا ہے کہ وہ مکمل طور پر اپنے مولیٰ سے مطمئن رہا یا سابقہ حالت برقرار رہی؟ کیا اس کا بھروسہ غیر خدا پر تھا اور وہ دنیوی چیزوں سے وابستہ تھا؟ اس کے امور کی اللہ کے سپرد کرنے کی کیفیت کیا تھی؟ اس کی اس بات کی طرف کتنی توجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کا بھید جانتا ہے؟ وہ اپنی خلوتوں اور جلوتوں میں اللہ سے کتنا انس رکھتا تھا؟ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر اور ان کے پورا ہونے پر اسے کتنا بھروسہ تھا؟ کیا وہ اللہ عزوجل کو اس کے غیروں پر ترجیح اور اہمیت دیتا تھا؟ اسے اس سے کتنی محبت تھی؟ اس کے قرب کا وہ کتنا طلبگار تھا؟ اس کی رضا وخوشنودی کے حصول کے لیے کتنا کوشاں رہا؟ اس آزمائش کے گھر سے نکلنے کا اسے کتنا شوق تھا؟ اور جفا سے جائے امن کی طرف منتقل ہونے کا اسے کس قدر شوق تھا؟ کیا وہ ان فرائض اور ذمہ داریوں کو اپنے پر بوجھ سمجھتا تھا یا انہیں بہترین عزت وشرف گردانتا تھا؟ کیا جن باتوں سے خدا ناراض ہوتا تھا وہ بھی ان سے نفرت کرتا تھا؟ جیسے غیبت، جھوٹ، چغل خوری، حسد، حب ریاست اور ہر اس چیز سے دور رہتا تھا جو اسے دنیا اور آخرت کے مالک سے غافل

کر دیتی تھی یا نہیں؟ اسی طرح دیگر دینی بیماریاں جو مختلف اوقات میں مختلف افراد کولاحق ہوتی ہیں جن کی وجہ سے وہ اللہ کی حمد وثنا سے دستبردار ہوجاتے ہیں یا پھر وہ اس کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کے اپنے آپ کو حقدار ٹھہرانے کی تگ ودو کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسے دینی بیماریوں سے چھٹکارے پر اس سے کہیں زیادہ خوشی ہونا چاہیے جو خوشی اسے جسموں کی بیماریوں سے شفایابی اور درہم ودینار سے دولت مند بننے پر ہوتی ہے تاکہ دنیائے فانی اور باقی رہنے والی آخرت کے فوائد کے درمیان جو فرق ہے اس پر اس کی مہر تصدیق ثبت ہوجائے۔

مصنف کہتے ہیں: اگر آپ دیکھیں کہ ان میں سے بعض امراض اور بری نیتیں باقی رہ گئی ہیں اور عبادت کے ذریعے ماہ رمضان کے علاج نے فائدہ نہیں پہنچایا ہے تو تمہیں یقین کر لینا چاہیے کہ یہ سب تمہارے گناہوں کے سبب ہے اور اس کی وجہ سے تم پر یہ مصیبت آئی ہے۔ پس تمہیں اپنے وجود کے مالک کے سامنے گڑگڑانا چاہیے اور اس حالت کے زائل ہونے کے لیے اس کی رحمت سے مدد طلب کرنی چاہیے۔

دعائے ختم قرآن

انسان کو چاہیے کہ وہ پورے ماہ رمضان میں ایک بار قرآن ضرور ختم کرے، یہ اس شخص کے لیے ہے جو قرآن کو غور وفکر، تدبر اور نصیحت آموزی کے ساتھ پڑھنا چاہتا ہے جیسا کہ بعض روایات میں اس کا ذکر آیا ہے(۱) اور ختم قرآن کی دعا میں بعض جملے آئیں گے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام سے مخصوص ہیں۔ لھذا ان کے علاوہ جو بھی ان جملات کو پڑھنا چاہتا ہے وہ اپنے حال کے حساب سے انہیں تبدیل کر کے پڑھے جیسے امام علیہ السلام کا یہ جملہ وَ وَرِثْنا عِلْمَهُ مُفَسَّراً (اور ہم نے اس کا علم تفسیر کے طور پر وراثت میں پایا ہے) یہاں تک کہ یہ جملہ: فَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ الْخَطيبِ بِهِ (پس اس کے مخاطب محمدؐ پر درود بھیج)

ابوالمفضل محمد بن عبداللہ بن مطلب شیبانی نے اپنی سند سے ہمارے آقا علی بن حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ ختم قرآن کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَعَنْتَنِى عَلىٰ خَتْمِ كِتَابِكَ الَّذِى أَنْزَلْتَهُ نُوراً وَ جَعَلْتَهُ مُهَيْمِناً عَلىٰ كُلِّ كِتَابٍ

بارالہا! تونے اپنی کتاب کے ختم کرنے پر میری مدد فرمائی۔ وہ کتاب جسے تونے نور بنا کر اتارا اور تمام کتب ساویہ پر اسے گواہ بنایا اور ہر اس کلام پر جسے تونے

أَنْزَلْتَهُ وَ فَضَّلْتَهُ عَلىٰ كُلِّ حَدِيثٍ قَصَصْتَهُ وَ فُرْقَاناً فَرَّقْتَ بِهِ بَيْنَ حَلَالِكَ وَ حَرَامِكَ وَ قُرْآناً

بیان فرمایا اسے فوقیت بخشی اور (حق وباطل میں) حد فاصل قرار دیا۔ جس کے ذریعہ حلال وحرام الگ الگ کر دیا۔ وہ قرآن جس کے ذریعہ شریعت کے

(۱) دیکھیں: استقبال ماہ رمضان کے حوالے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ شعبانیہ جو کتاب ھذا کے شروع میں مذکور ہے نیز پہلے دن کی دعاؤں کے بعد عنوان "ماہ رمضان میں تلاوت قرآن کی تشویق"۔

أَعْرَبْتَ بِهِ عَنْ شَرَائِعِ أَحْكَامِكَ وَ كِتَاباً فَصَّلْتَهُ لِعِبَادِكَ تَفْصِيلاً وَ وَحْياً أَنْزَلْتَهُ عَلَى نَبِيِّكَ

احکام واضح کیے۔ وہ کتاب جسے تو نے اپنے بندوں کے لیے شرح و تفصیل سے بیان کیا اور وہ وحی (آسمانی) جسے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ تَنْزِيلاً وَ جَعَلْتَهُ نُوراً نَهْتَدِي بِهِ مِنْ ظُلَمِ الضَّلاَلَةِ وَ الْجَهَالَةِ

فرمایا جسے وہ نور بنایا جس کی پیروی سے ہم گمراہی و جہالت کی تاریکیوں میں ہدایت حاصل کرتے ہیں اور اس شخص کے لیے اسے شفا قرار دیا جو اس پر اعتقاد

بِاتِّبَاعِهِ وَ شِفَاءً لِمَنْ أَنْصَتَ بِفَهْمِ التَّصْدِيقِ إِلَى اِسْتِمَاعِهِ وَ مِيزَانَ قِسْطٍ لاَ يَحِيفُ عَنِ الْحَقِّ

رکھتے ہوئے اسے سمجھنا چاہے اور خاموشی کے ساتھ اسے سنے اور اسے عدل و انصاف کا ترازو بنایا جس کا کانٹا حق سے ادھر ادھر نہیں ہوتا اور وہ نور ہدایت قرار

لِسَانُهُ وَ نُورَ هُدًى لاَ يُطْفَأُ عَلَى الشَّاهِدِينَ بُرْهَانُهُ وَ عَلَمَ نَجَاةٍ لاَ يَضِلُّ مَنْ أَمَّ قَصْدَ سُنَّتِهِ وَ لاَ

دیا جس کی دلیل و برہان کی روشنی (توحید و نبوت کی) گواہی دینے والوں کے لیے بجھتی نہیں اور اس کے لیے نجات کا نشان بنایا جو اس کے سیدھے طریقے پر

تَنَالُ أَيْدِي الْهَلَكَاتِ مَنْ تَعَلَّقَ بِعُرْوَةِ عِصْمَتِهِ اَللَّهُمَّ فَإِذْ قَدْ أَفَدْتَنَا الْمَعُونَةَ عَلَى تِلاَوَتِهِ وَ

چلنے کا ارادہ کرے۔ بارالہا! تو نے اپنی کتاب کے ختم کرنے پر میری مدد فرمائی۔ وہ کتاب جسے تو نے نور بنا کر اتارا اور تمام کتب سماویہ پر اسے گواہ بنایا اور ہر

سَهَّلْتَ جَوَاسِيَ أَلْسِنَتِنَا بِحُسْنِ عِبَارَتِهِ فَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرْعَاهُ حَقَّ رِعَايَتِهِ وَ يَدِينُ لَكَ

اس کلام پر جسے تو نے بیان فرمایا اسے فوقیت بخشی اور (حق و باطل میں) حد فاصل قرار دیا۔ جس کے ذریعہ حلال و حرام الگ الگ کر دیا۔ وہ قرآن جس کے

بِالتَّسْلِيمِ لِمُحْكَمِ آيَاتِهِ وَ يَفْزَعُ إِلَى الْإِقْرَارِ بِمُتَشَابِهِهِ وَ مُوضِحَاتِ بَيِّنَاتِهِ اَللَّهُمَّ إِنَّكَ أَنْزَلْتَهُ

ذریعہ شریعت کے احکام واضح کیے۔ وہ گمراہ نہیں ہوتا اور جو اس کی ریسمان کے بندھن سے وابستہ ہو وہ (خوف فقر و عذاب کی) ہلاکتوں کی دسترس سے باہر ہو

عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُجْمَلاً وَ أَلْهَمْتَهُ عِلْمَ عَجَائِبِهِ مُكَمَّلاً وَ وَرَّثْتَنَا عِلْمَهُ

جاتا ہے۔ بارالہا! جب کہ تو نے اس کی تلاوت کے سلسلہ میں ہمیں مدد پہنچائی اور اس کی حسن ادائیگی کے لیے ہماری زبان کی گرہیں کھول دیں تو پھر ہمیں ان

مُفَسَّراً وَ فَضَّلْتَنَا عَلَى مَنْ جَهِلَ عِلْمَهُ وَ قَوَّيْتَنَا عَلَيْهِ لِتَرْفَعَنَا فَوْقَ مَنْ لَمْ يُطِقْ حَمْلَهُ اَللَّهُمَّ

لوگوں میں سے قرار دے جو اس کی پوری طرح حفاظت و نگہداشت کرتے ہوں اور اس کی محکم آیتوں کے اعتراف و تسلیم کی پختگی کے ساتھ تیری اطاعت

فَإِذْ قَدْ جَعَلْتَ قُلُوبَنَا لَهُ حَمَلَةً وَ عَرَّفْتَنَا بِرَأْفَتِكَ شَرَفَهُ وَ فَضْلَهُ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ الْخَطِيبِ

کرتے ہوں اور متشابہ آیتوں اور روشن و واضح دلیلوں کے اقرار کے سایہ میں پناہ لیتے ہوں۔ اے اللہ! تو نے اسے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر

بِهِ وَ عَلَى آلِهِ الْخُزَّانِ لَهُ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَعْتَرِفُ بِأَنَّهُ مِنْ عِنْدِكَ حَتَّى لاَ يُعَارِضَنَا الشَّكُّ فِي

اجمال کے طور پر اتارا اور اس کے عجائب و اسرار کا پورا پورا علم انہیں عطا کیا اور اس کے علم تفصیلی کا ہمیں (اہل بیت کو) وارث قرار دیا۔ جو اس کا علم نہیں رکھتے

تَصْدِيقِهِ وَ لاَ يَخْتَلِجَنَا الزَّيْغُ عَنْ قَصْدِ طَرِيقِهِ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ

ان پر ہمیں فضیلت دی اور اس کے مقتضیات پر عمل کرنے کی قوت بخشی تا کہ جو اس کے حقائق کے متحمل نہیں ہو سکتے ان پر ہماری فوقیت و برتری ثابت کر

يَعْتَصِمُ بِحَبْلِهِ وَ يَأْوِي مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ إِلَى حِرْزِ مَعْقِلِهِ وَ يَسْكُنُ فِي ظِلِّ جَنَاحِهِ وَ يَهْتَدِي

دے۔ اے اللہ! جس طرح تو نے ہمارے دلوں کو قرآن کا حامل بنایا اور اپنی رحمت سے اس کے فضل و شرف سے آگاہ کیا یونہی محمدؐ پر جو قرآن کے خطبہ

بِضَوْءِ صَبَاحِهِ وَ يَقْتَدِي بِتَبَلُّجِ إِسْفَارِهِ وَ يَسْتَصْبِحُ بِمِصْبَاحِهِ وَ لَا يَلْتَمِسُ الْهُدَى فِي غَيْرِهِ

خواں، اوران کی آل پر جو قرآن کے خزینہ دار ہیں رحمت نازل فرما اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو یہ اقرار کرتے ہیں کہ یہ تیری جانب سے ہے تا کہ اس

اَللّٰهُمَّ وَ كَمَا نَصَبْتَ بِهِ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَماً لِلدَّلَالَةِ عَلَيْكَ وَ أَنْهَجْتَ بِآلِهِ

کی تصدیق میں ہمیں شک وشبہ لاحق نہ ہو اور اس کے سیدھے راستہ سے روگردانی کا خیال بھی نہ آنے پائے۔اے اللہ! محمد اوران کی آل پر رحمت نازل فرما

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سُبُلَ الرِّضَا إِلَيْكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ اجْعَلِ الْقُرْآنَ وَسِيلَةً لَنَا إِلَى

اور ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو اس کی ریسمان سے وابستہ اور مشتبہ امور میں اس کی محکم پناہ گاہ کا سہارا لیتے اور اس کے پروں کے زیر سایہ منزل

أَشْرَفِ مَنَازِلِ الْكَرَامَةِ وَ سُلَّماً نَعْرُجُ فِيهِ إِلَى مَحَلِّ السَّلَامَةِ وَ سَبَباً نُجْزَى بِهِ النَّجَاةَ فِي

کرتے اس کی صبح درخشاں کی روشنی سے ہدایت پاتے اور اس کے نور کی درخشندگی کی پیروی کرتے اور اس کے چراغ سے چراغ جلاتے ہیں اور اس کے

عَرْصَةِ الْقِيَامَةِ وَ ذَرِيعَةً نَقْدَمُ بِهَا عَلَى نَعِيمِ دَارِ الْمُقَامَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ

علاوہ کسی سے ہدایت کے طالب نہیں ہوتے۔بارالہا! جس طرح تو نے اس قرآن کے ذریعہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی رہنمائی کا نشان بنایا ہے اور ان کی

اُحْطُطْ بِالْقُرْآنِ عَنَّا ثِقْلَ الْأَوْزَارِ وَ هَبْ لَنَا حُسْنَ شَمَائِلِ الْأَبْرَارِ وَ اُقْفُ بِنَا آثَارَ الَّذِينَ قَامُوا

آل کے ذریعہ اپنی رضا وخوشنودی کی راہیں آشکارا کی ہیں یونہی محمد اوران کی آل پر رحمت نازل فرما اور ہمارے لیے قرآن کو عزت وبزرگی کی بلند پایہ منزلوں

لَكَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ أَطْرَافَ النَّهَارِ حَتَّى تُطَهِّرَنَا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ بِتَطْهِيرِهِ وَ تَقْفُوَ بِنَا آثَارَ الَّذِينَ

تک پہنچنے کا وسیلہ اور سلامتی کے مقام تک بلند ہونے کا زینہ اور میدان حشر میں نجات کو جزا میں پانے کا سبب اور محل قیام (جنت) کی نعمتوں تک پہنچنے کا ذریعہ

اسْتَضَاءُوا بِنُورِهِ وَ لَمْ يُلْهِهِمُ الْأَمَلُ عَنِ الْعَمَلِ فَيَقْطَعَهُمْ بِخُدَعِ غُرُورِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى

قرار دے۔اے اللہ! محمد اوران کی آل پر رحمت نازل فرما اور قرآن کے ذریعہ گناہوں کا بھاری بوجھ ہمارے سر سے اتار دے اور نیکوکاروں کے اچھے

مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ اجْعَلِ الْقُرْآنَ لَنَا فِي ظُلَمِ اللَّيَالِي مُونِساً وَ مِنْ نَزَغَاتِ الشَّيْطَانِ وَ خَطَرَاتِ

خصائل وعادات ہمیں مرحمت فرما اور ان لوگوں کے نقش قدم پر چلا جو تیرے لیے رات کے لمحوں اور صبح وشام (کی ساعتوں) میں اسے اپنا دستور العمل بناتے

الْوَسَاوِسِ حَارِساً وَ لِأَقْدَامِنَا عَنْ نَقْلِهَا إِلَى الْمَعَاصِي حَابِساً وَ لِأَلْسِنَتِنَا عَنِ الْخَوْضِ فِي

ہیں تا کہ اس کی تطہیر کے وسیلہ سے تو ہمیں ہر آلودگی سے پاک کر دے اور ان لوگوں کے نقش قدم پر چلائے جنہوں نے اس کے نور سے روشنی حاصل کی ہے

الْبَاطِلِ مِنْ غَيْرِ مَا آفَةٍ مُخْرِساً وَ لِجَوَارِحِنَا عَنِ اقْتِرَافِ الْآثَامِ زَاجِراً وَ لِمَا طَوَتِ الْغَفْلَةُ عَنَّا

اور امیدوں نے انہیں عمل سے غافل نہیں ہونے دیا کہ انہیں اپنے فریب کی نیرنگیوں سے تباہ کر دیں۔اے اللہ! محمد اوران کی آل پر رحمت نازل فرما اور

مِنْ تَصَفُّحِ الْاِعْتِبَارِ نَاشِراً حَتَّى تُوصِلَ إِلَى قُلُوبِنَا فَهْمَ عَجَائِبِهِ وَ زَوَاجِرَ أَمْثَالِهِ الَّتِي ضَعُفَتِ

قرآن کو رات کی تاریکیوں میں ہمارا مونس اور شیطان کی گمراہیوں اور دل میں گزرنے والے وسوسوں سے نگہبانی کرنے والا اور ہمارے قدموں کو نافرمانیوں کی

الْجِبَالُ الرَّوَاسِي عَلَى صَلَابَتِهَا عَنِ احْتِمَالِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ أَدِمْ بِالْقُرْآنِ

طرف بڑھنے سے روک دینے والا اور ہماری زبانوں کو باطل پیمائیوں سے بغیر کسی مرض کے گنگ کر دینے والا اور ہمارے اعضاء کو ارتکاب گناہ سے باز رکھنے

صَلاحَ ظَاهِرِنَا وَ احْجُبْ بِهِ خَطَرَاتِ الْوَسَاوِسِ عَنْ صِحَّةِ ضَمَائِرِنَا وَ اغْسِلْ بِهِ زَيْغَ قُلُوبِنَا وَ

والا اور ہماری غفلت و مدہوشی نے جس دفتر عبرت و پند اندوزی کو تہہ کر رکھا ہے اسے پھیلانے والا قرار دے تاکہ اس کے عجائب و رموز کی حقیقتوں اور اس کی

عَلائِقَ أَوْزَارِنَا وَ اجْمَعْ بِهِ مُنْتَشَرَ أُمُورِنَا وَ أَرْوِ بِهِ فِي مَوْقِفِ الْعَرْضِ عَلَيْكَ ظَمَأَ هَوَاجِرِنَا وَ

متنبہ کرنے والی مثالوں کو کہ جنہیں اٹھانے سے پہاڑ اپنے استحکام کے باوجود عاجز آ چکے ہیں ہمارے دلوں میں اتار دے۔ اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر

اكْسُنَا بِهِ حُلَلَ الْأَمَانِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ نُشُورِنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ اجْبُرْ

رحمت نازل فرما اور قرآن کے ذریعہ ہمارے ظاہر کو ہمیشہ صلاح و رشد سے آراستہ رکھ اور ہمارے ضمیر کی فطری سلامتی سے غلط تصورات کی دخل در اندازی کو رو

بِالْقُرْآنِ خَلَّتَنَا مِنْ عَدَمِ الْإِمْلاقِ وَ سُقْ إِلَيْنَا بِهِ رَغَدَ الْعَيْشِ وَ خِصْبَ سَعَةِ الْأَرْزَاقِ وَ

ک دے اور ہمارے دلوں کی کثافتوں اور گناہوں کی آلودگیوں کو دھو دے اور اس کے ذریعہ ہمارے پراگندہ امور کی شیرازہ بندی کر اور میدان حشر میں

جَنِّبْنَا بِهِ مِنَ الضَّرَائِبِ الْمَذْمُومَةِ وَ مَدَانِي الْأَخْلاقِ وَ اعْصِمْنَا بِهِ مِنْ هُوَّةِ الْكُفْرِ وَ دَوَاعِي

ہماری جھلسی ہوئی دو پہروں کی تپش و تشنگی بجھا دے اور سخت خوف و ہراس کے دن جب قبروں سے اٹھیں تو ہمیں امن و عافیت کے جامے پہنا دے۔ اے اللہ!

النِّفَاقِ حَتَّى يَكُونَ لَنَا فِي الْقِيَامَةِ إِلَى رِضْوَانِكَ وَ جِنَانِكَ قَائِداً وَ لَنَا فِي الدُّنْيَا عَنْ سَخَطِكَ وَ

محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور قرآن کے ذریعہ فقر و احتیاج کی وجہ سے ہماری خستگی و بدحالی کا تدارک فرما اور زندگی کی کشائش اور فراخ روزی کی

تَعَدِّي حُدُودِكَ ذَائِداً وَ لَنَا عِنْدَكَ بِتَحْلِيلِ حَلالِهِ وَ تَحْرِيمِ حَرَامِهِ شَاهِداً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى

آسودگی کا رخ ہماری جانب پھیر دے، بری عادات اور پست اخلاق سے ہمیں دور کر دے اور کفر کے گڑھے (میں گرنے) اور نفاق انگیز چیزوں سے بچا لے

مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ هَوِّنْ بِالْقُرْآنِ عِنْدَ الْمَوْتِ عَلَى أَنْفُسِنَا كَرْبَ السِّيَاقِ وَ جَهْدَ الْأَنِينِ وَ تَرَادُفَ

تاکہ وہ ہمیں قیامت میں تیری خوشنودی و جنت کی طرف بڑھانے والا اور دنیا میں تیری ناراضگی اور حدود شکنی سے روکنے والا ہو اور اس امر پر گواہ ہو کہ جو چیز

الْحَشَارِجِ إِذَا بَلَغَتِ النُّفُوسُ التَّرَاقِيَ وَ قِيلَ مَنْ رَاقٍ وَ تَجَلَّى مَلَكُ الْمَوْتِ لِقَبْضِهَا مِنْ حُجُبِ

تیرے نزدیک حلال تھی اسے حلال جانا اور جو حرام تھی اسے حرام سمجھا۔ اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور اس قرآن کے وسیلہ سے موت کے

الْغُيُوبِ وَ رَمَاهَا عَنْ قَوْسِ الْمَنَايَا بِسَهْمِ وَحْشَةِ الْفِرَاقِ وَ دَنَا مِنَّا إِلَى الْآخِرَةِ رَحِيلٌ وَ انْطِلاقٌ

ہنگام نزع کی اذیتوں، کراہنے کی سختیوں اور جان کنی کی لگاتار ہچکیوں کو ہم پر آسان فرما جب کہ جان گلے تک پہنچ جائے اور کہا جائے کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے

وَ صَارَتِ الْأَعْمَالُ قَلائِدَ فِي الْأَعْنَاقِ وَ كَانَتِ الْقُبُورُ هِيَ الْمَأْوَى إِلَى مِيعَادِ يَوْمِ التَّلاقِ اَللّٰهُمَّ

والا ہے (جو کچھ تدارک کرے) اور ملک الموت غیب کے پردے چیر کر قبض روح کے لیے سامنے آئے اور موت کی کمان میں فراق کی دہشت کے تیر جوڑ کر

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ بَارِكْ لَنَا فِي حُلُولِ دَارِ الْبِلَى وَ طُولِ الْمُقَامَةِ بَيْنَ أَطْبَاقِ الثَّرَى وَ

اپنے نشانہ کی زد پر رکھ لے اور موت کے زہریلے جام میں زہر ہلاہل گھول دے اور آخرت کی طرف ہمارا چل چلاؤ اور کوچ قریب ہو اور ہمارے اعمال ہماری

اجْعَلِ الْقُبُورَ بَعْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا خَيْرَ مَنَازِلِنَا وَ افْسَحْ لَنَا بِرَحْمَتِكَ فِي ضِيقِ مَلاحِدِنَا وَ لا

گردن کا طوق بن جائیں اور قبریں روز حشر کی ساعت تک آرام گاہ قرار پائیں۔ اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور کہنگی و بوسیدگی کے گھر میں

تَفْضَحْنَا فِي حَاضِرِي الْقِيَامَةِ بِمُوبِقَاتِ آثَامِنَا وَ ارْحَمْ بِالْقُرْآنِ فِي مَوْقِفِ الْعَرْضِ عَلَيْكَ ذُلَّ

اترنے اور مٹی کی تہوں میں مدت تک پڑے رہنے کو ہمارے لیے مبارک کرنا اور دنیا سے منہ موڑنے کے بعد قبروں کو ہمارا اچھا گھر بنانا اور اپنی رحمت سے

مَقَامِنَا وَ ثَبِّتْ بِهِ عِنْدَ اضْطِرَابِ جِسْرِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْمَجَازِ عَلَيْهَا زَلَلَ أَقْدَامِنَا وَ نَجِّنَا بِهِ مِنْ

ہمارے لیے گور کی تنگی کو کشادہ کردینا اور حشر کے عام اجتماع کے سامنے ہمارے مہلک گناہوں کی وجہ سے ہمیں رسوا نہ کرنا۔ اور اعمال کے پیش ہونے کے مقام

كُلِّ كَرْبٍ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ شَدَائِدِ أَهْوَالِ يَوْمِ الطَّامَّةِ وَ بَيِّضْ وُجُوهَنَا يَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوهُ الظَّلَمَةِ فِي

پر ہماری ذلت وخواری کی حالت پر رحم فرمانا۔ اور جس دن جہنم کے پل پر سے گزرنا ہوگا تو اس کے لڑکھڑانے کے وقت ہمارے ڈگمگاتے ہوئے قدموں کو جما دینا

يَوْمِ الْحَسْرَةِ وَ النَّدَامَةِ وَ اجْعَلْ لَنَا فِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ وُدّاً وَ لَا تَجْعَلِ الْحَيَاةَ عَلَيْنَا نَكَداً

اور قیامت کے دن ہمیں اس کے ذریعہ ہر اندوہ اور روز حشر کی سخت ہولناکیوں سے نجات دینا۔ اور جبکہ حسرت وندامت کے دن ظالموں کے چہرے سیاہ ہوں گے

اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ كَمَا بَلَّغَ رِسَالاَتِكَ وَ صَدَعَ بِأَمْرِكَ وَ

ہمارے چہروں کو نورانی کرنا اور مومنین کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کردے اور زندگی کو ہمارے لیے دشوار گزار نہ بنا۔ اے اللہ! محمد جو تیرے خاص بندے اور

نَصَحَ لِعِبَادِكَ اَللَّهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقْرَبَ النَّبِيِّينَ مِنْكَ

رسول ہیں ان پر رحمت نازل فرما جس طرح انہوں نے تیرا پیغام پہنچایا۔ تیری شریعت کو واضح طور سے پیش کیا اور تیرے بندوں کو پند ونصیحت کی۔ اے اللہ!

مَجْلِساً وَ أَمْكَنَهُمْ مِنْكَ شَفَاعَةً وَ أَجَلَّهُمْ عِنْدَكَ قَدْراً وَ أَوْجَهَهُمْ عِنْدَكَ جَاهاً اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن تمام نبیوں سے منزلت کے لحاظ سے مقرب تر، شفاعت کے لحاظ سے برتر قدر ومنزلت کے اعتبار سے بزرگ تر

مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ وَ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَ ثَقِّلْ مِيزَانَهُ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وَ قَرِّبْ

اور جاہ ومرتبت کے اعتبار سے ممتاز تر قرار دے۔ اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور ان کے ایوان (عز وشرف) کو بلند، ان کی دلیل وبرہان کو عظیم اور

وَسِيلَتَهُ وَ بَيِّضْ وَجْهَهُ وَ أَتِمَّ نُورَهُ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ وَ أَحْيِنَا عَلَى سُنَّتِهِ وَ تَوَفَّنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَ خُذْ

ان کے میزان (عمل کے پلہ) کو بھاری کردے۔ ان کی شفاعت کو قبول فرما اور ان کی منزلت کو اپنے سے قریب کر ان کے چہرے کو روشن، ان کے نور کو کامل اور ان

بِنَا مِنْهَاجَهُ وَ اسْلُكْ بِنَا سَبِيلَهُ وَ اجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ طَاعَتِهِ وَ احْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَ أَوْرِدْنَا

کے درجہ کو بلند فرما، اور ہمیں انہی کے آئین پر زندہ رکھ اور انہی کے دین پر موت دے اور انہی کی شاہراہ پر گامزن کر اور انہی کے راستہ پر چلا اور ہمیں ان کے

حَوْضَهُ وَ اسْقِنَا بِكَأْسِهِ وَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ صَلاَةً تُبَلِّغُهُ بِهَا أَفْضَلَ مَا يَأْمُلُ مِنْ خَيْرِكَ وَ

فرمانبرداروں میں سے قرار دے اور ان کی جماعت میں محشور کر اور ان کے حوض پر اتار اور ان کے ساغر سے سیراب فرما۔ اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر ایسی رحمت

فَضْلِكَ وَ كَرَامَتِكَ إِنَّكَ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَ فَضْلٍ كَرِيمٍ اَللَّهُمَّ اجْزِهِ بِمَا بَلَّغَ مِنْ رِسَالاَتِكَ وَ

نازل فرما جس کے ذریعہ انہیں بہترین نیکی، فضل اور عزت تک پہنچادے جس کے وہ امیدوار ہیں اس لیے کہ تو وسیع رحمت اور عظیم فضل واحسان کا مالک ہے۔ اے

أَدَّى مِنْ آيَاتِكَ وَ نَصَحَ لِعِبَادِكَ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِكَ أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ أَحَداً مِنْ مَلاَئِكَتِكَ

اللہ! انہوں نے تیرے پیغامات کی تبلیغ کی۔ تیری آیتوں کو پہنچایا۔ تیرے بندوں کو پند ونصیحت کی اور تیری راہ میں جہاد کیا، ان سب کی انہیں جزا دے جو ہر اس جزا

الْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيائِكَ الْمُرْسَلِينَ الْمُصْطَفَيْنَ وَ السَّلاٰمُ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَ

سے بہتر ہو جو تو نے مقرب فرشتوں اور برگزیدہ مرسل نبیوں کو عطا کی ہو ان پر اور ان کی پاک و پاکیزہ آل پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ان کے شامل

رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔

حال ہوں۔

ماہ رمضان میں برے اعمال سے توبہ کی کیفیت اور اعمال کو امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے سپرد کرنا:

آخری دن کے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کس طرح اس ماہ کے اعمال کو اختتام پذیر کرے اور کیسے اپنے آپ کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا سے بچائے۔ جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے: "جو شخص ماہ رمضان سے باہر آئے اور وہ نہ بخشا گیا ہو، اب اللہ اسے بالکل نہیں بخشے گا۔" یہ بڑی سخت پھٹکار اور نفرین ہے اور بڑی خطرناک تباہی ہے۔ پس اسے چاہیے کہ وہ احتساب کے اس طریقہ کار پر عمل کرے جسے ہم نے کتاب "المهمات والتتمات" کی پہلی جلد میں ہر روز کے اعمال کے آخر میں لکھا ہے اور اگر ہماری وہ کتاب اس کی دسترس میں نہیں ہے اور چاہتا ہے کہ وہ ان باتوں پر عمل پیرا ہو جن کی اسے شدید ضرورت ہے تو وہ درج ذیل باتوں پر عمل کرے۔

۱۔ وہ اپنے سامنے درپیش خطرات کے حساب سے اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں توبہ کرے، اگر اس کا نفس توبہ کی سچائی اور گذشتہ گناہوں پر ندامت اور پشیمان ہونے کو تیار نہ ہو اور آئندہ انہیں ترک کرنے کا عزم نہ کرے تو وہ گناہوں کے اصرار کی سواری پر سوار ہو جائے گا۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو اس کے رازوں سے آگاہ ہے، سے جھوٹ کی حالت میں ملاقات نہ کرے تو چاہیے کہ وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور سب سے زیادہ عطا کرنے والے سے اس عفو و بخشش کو طلب کرے جو وہ گناہگاروں کے ساتھ روا رکھتا ہے اور زیادتی کرنے والوں کی آرزوؤں کو پورا کرتا ہے کیونکہ کبھی آقا اپنے غلام سے ناراض ہوتا ہے پھر بھی اسے معاف کر دیتا ہے۔

۲۔ بارگاہ الٰہی سے عفو و درگزر کی درخواست اس کی خطاؤں کے حساب سے ہونی چاہیے کیونکہ بہت بڑے گناہ سے معافی کی التجا چھوٹے گناہ سے معافی کی التجا کی طرح نہیں ہونی چاہیے نیز دنیا و آخرت کے مالک سے عفو و بخشش کی درخواست اس کے کسی بندے سے درخواست کی مانند قطعاً نہیں ہونی چاہیے جس کا انجام فرسودہ قبر ہے۔

۳۔ میں (مصنف) کہتا ہوں: اگر بندہ معافی کی درخواست میں اپنی خراب حالت کے تناسب اور اللہ عزوجل کی عظمت کے تناسب سے مخلص ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس لائق ہے کہ وہ اس پر رحمت کرے اور اس کی آرزوؤں کو پورا فرمائے۔

مصنف کہتے ہیں: اگر انسان کا نفس اپنے گناہوں کی مقدار کے برابر اور اپنے رب کی عظمت کے لحاظ سے عفو و درگزر کے طلب کرنے میں دریغ کرے اور اس سے معافی کی امید نہ رکھے تو اسے اپنے آپ کو انصاف کی عدالت میں پیش ہونے کے لیے تیار رہنا

چاہیے اور اس کے چہرے سے اس ذات جو اس کے دل و جان سے حساب و کتاب لیتی ہے، کے دربار میں صدق دل سے پیش ہونے کے آثار نمایاں ہونے چاہییں اور اس کے حضور خضوع کے ساتھ اور اپنے حساب و کتاب اور مؤاخذے سے خوفزدہ ہونا چاہیے۔

مصنف کہتے ہیں: اگر ایسی صورت میں خلوص کا حصول اس کے لیے ممکن نہ ہو اور اس کے نفس کو کوتاہی اور غفلت کی عادت ہو چکی ہو اور وہ صرف زبانی کلامی اللہ جل جلالہ سے گفتگو کرے جبکہ اس کا دل اللہ کی طرف توجہ سے خالی سے ہو تو ایسی صورت میں اسے چاہیے کہ وہ مصیبت زدوں اور پریشان حال لوگوں کی طرح دعا کرنا شروع کرے کیونکہ ابلیس کے گناہوں پر اصرار کے باوجود اس کی دعا قبول ہوگئی تھی جب اس نے علام الغیوب اللہ سے درخواست کی کہ مجھے قیامت کے دن تک فرصت دے تو اس نے غضب کی حالت میں اسے جواب دیا اور فرمایا: اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ (١) اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (بے شک تو ان میں سے ہے، جنہیں وقت معین تک مہلت دی گئی ہے) اسے کوشش کرنی چاہیے کہ وہ آنسو بہائے جو اس کے رخساروں پر جاری ہو جائیں جو غضب الٰہی کی آگ کو بجھا دیتے ہیں اور نہایت ادب کے ساتھ مشہور دعائیں پڑھے۔ پورے ماہ رمضان میں جو اس نے اعمال انجام دیئے ہیں وہ انہیں اس ہستی کے سپرد کر دے جسے اس نے اپنے نگہبان، حامی اور مالک امور کے طور پر انتخاب کیا ہے۔ اس طرح شاید اللہ جل جلالہ اپنی خصوصی عنایت سے اس کے اعمال اپنے محافظ شریعت جانشین کے دست مبارک سے قبول فرمائے اور ان میں کمی کاستی کو پورا کر دے اور یوں اس کا سرمایۂ عمل جو خسارے میں ہے وہ منافع بخش بن جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔